هو المعین

اسرار الوجود

تصنیف کننده

شیخ الشیوخ العالم عمدة الابرار قدوۃ الاخیار تاج الاصفیاء سراج الاولیاء
برہان العاشقین، فرید الحق والدین حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر اجودھنی قدس سرہٗ،

تعارف کننده

الحاج میر بہادر علی اقبال حسابی قادری ونقشبندی،
مددگار انجینئر محکمہ تعمیراتِ عامہ ابنیہ وشوارع حیدرآباد اے۔پی

پیش کننده

قدیم سجادہ نشین ونبیرہ حضرت خواجۂ اعظم خواجہ غریب نواز رح
شیخ المشائخ دیوان سید صولت حسین بانی جامعہ معین العلوم اجمیر شریف

ناشر

سلطان الہند پبلی کیشنز، حویلی دیوان صاحب اجمیر شریف ۳۰۵۰۰۱

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : اسرار الوجود
تصنیف : حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر اجودھنی قدس سرہٗ
ترجمہ : حضرت شاہ محمد اکرام الدین چشتی قادری تاجی بیدری ثم نظام آبادی
اشاعت زیرِ نگرانی : خواجہ سید غیاث الدین چشتی جانشین شیخ المشائخ
دیوان سید صولت حسین سجادہ نشین حضور خواجہ غریب نوازؒ اجمیر
اشاعت اول ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء دوم ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۳ء
ھدیہ : -/40 روپے
ناشر : سلطان الہند پبلی کیشنز، حویلی دیوان صاحب اجمیر شریف 305001
موبائل:07737862549
پرنٹنگ : خواجہ پریس حویلی دیوان صاحب، درگاہ بازار، اجمیر

Book Name : ASRAR-UL-WAJOOD
By : Hazrat Baba Fariduddin Ganj-e-Shakar R.A.
Translated : Shah Ikramuddin Chishty Bidri/Nizamabadi
Introduce : Mir Bahadur Ali Iqbal Hisabi Engineer Hyderabad
ist Edi. by : Shaikhul Mashaikh Diwan Seyd Soulat Hussain
Qadeem Sajjada Nashin Hzt. Khwaja Gharib Nawaz R.A.
iind Edi. by : Khwaja Seyd Ghyasuddin Janshin Shaikhul Mashaikh
Diwan Seyd Soulat Hussain Qadeem Sajjada Nashin
Publisher : Sultanul Hind Publications Haveli Dewan Sahib, Ajmer 305001
Mob. 07737862549

نمبر شمار	عنوان	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	خواجہ سید غیاث الدین چشتی	۳
۲	پیش لفظ	دیوان سید صولت حسین	۴
۳	تعارف	ابوالفضل سید محمود	۶
۴	تذکرہ فرید عصر	میر بہادر علی اقبال حسابی	۸
۵	یک تاثر	ڈاکٹر عقیل ہاشمی	۱۴
۶	اسرار الوجود	بابا فرید الدین گنج شکرؒ	۱۶
۷	اوراد و ظائف	بابا فرید الدین گنج شکرؒ	۲۳

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے پر درود وسلام، حضرت خواجہء خواجگان خواجہ معین الدین چشتی کی نظرِ عنایت سے چشتیہ سلسلہ کے بزرگ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی کتاب شائع کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔

یہ والد محترم کی صحبت و روحانی تصرف ہے کہ مسلسل کتابیں شائع کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ نغماتِ خواجہ۔ سلامِ خواجہ، گلدستہ چشتیہ۔ ختمِ خواجگان۔ دیوان خواجہ معین الدین کا دوسرا و تیسرا ایڈیشن اور میری زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ۱۲۰ ر سال قدیم سوانح خواجہ غریب نوازؒ "معین الاولیا" کا فارسی کے ساتھ اردو ترجمہ جو ۷۰۰ ر صفحات سے زائد پر ہے شائع کیا گیا۔

"اسرار الوجود" کو مرشدی والد محترم نے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا تھا اور یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی اور مسلسل اسکی دوبارہ اشاعت کا تقاضہ ہورہا تھا اور اب یہ کتاب آپکے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ عاشقانِ اولیا اللہ اور خاص طور سے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے عاشقوں کو یہ کتاب پسند آئیگی۔

میں عاشقِ خواجہ غریب نوازؒ جناب قمر الدین صاحب آئی۔اے۔ایس۔ افسر کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی طباعت میں مالی تعاون فرمایا۔

میں آخر میں دعا گو ہوں کہ جو حضرات حضور غریب نوازؒ کی نسبت سے اس حقیر سے محبت کرتے ہیں اللہ انکو بوسیلہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ دونوں جہاں کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اولیا اللہ کی محبت عطا فرمائے اور اللہ کے ولیوں کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاک پائے غریب نوازؒ

فقیر خواجہ سید غیاث الدین چشتی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

پیش لفظ

بحمداللہ میرے شوق اشاعت نے مجھے دیوان حضور غریب نوازؒ کی طباعت پر اکسایا اور جناب الحاج عبدالقادر فدائی صاحب نے منظوم ترجمہ کے حقوق اشاعت ہمارے ادارے کو عطا فرمائے۔ یہ کتاب کتابت کے مراحل میں تھی کہ جناب میر بہادر علی اقبال صاحب حسابی نے مجھے حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کا ایک نایاب مخطوطہ (رسالہ) مع اردو ترجمہ مرحمت فرمایا اور مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں اس کی اشاعت اولین ساعتوں میں کردوں۔ لہٰذا میں نے اس کی کتابت کا آغاز کرایا اور بحمداللہ آج یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بعد مطالعہ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

تعلیم تصوف سے ہماری عدم واقفیت آج ہمیں اپنے اسلاف کی تعلیمات سے دور کرتی چلی جارہی ہے سب سے اہم نکتہ تو یہ ہے کہ ہمارے بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جہاں دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہوتے تھے۔ وہیں اُس دور کی مروجہ زبانوں پر بھی ان کو عبور حاصل ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ ان کی تصانیف و تالیفات عربی و فارسی زبانوں میں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

چونکہ ہم ان زبانوں پر عبور نہیں رکھتے۔ اس لئے اب کئی ملکوں میں ان کتب کے اردو تراجم طبع ہوکر منظر عام پر آرہے ہیں جن کا اب لوگ ذوق و شوق سے مطالعہ کرکے علم و عرفان سے آگاہی حاصل کررہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب ان نایاب علمی مخطوطات کے (جو مخصوص لائبریریوں میں محفوظ تھے) عام ہوتے ہی تنقید نگار حضرات بغیر کسی تحقیق و مطالعہ کے اپنے اعتراضات پیش کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھتے جس کی ایک مثال حضور غریب نوازؒ کا وہ دیوان ہے جو علم تصوف کا خزینہ ہے اور جس کے اشعار دل کی گہرائیوں میں اثر انداز

ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے قابل ترین حضرات آج تک صرف پروفیسر محمود خاں شیرانی صاحب کے ایک مقالہ کی روشنی میں معترض ہیں۔ جب کہ علامہ شمس بریلوی صاحب نے لمعاتِ خواجہؒ میں ایک سو پانچ صفحات پر مشتمل ایک مقالہ تحریر فرما کر تمام تنقید نگار حضرات کی زبان و قلم پر پابندی لگا دی ہے اور اب تک کوئی اس مقالہ کا جواب پیش نہیں کر سکا ہے جس طرح علامہ اخلاق صاحب دہلوی نے آئینۂ ملفوظات تحریر فرما کر تمام ملفوظاتِ بزرگانِ دینؒ کے معترضین کو مدلل جواب مرحمت فرما دیا ہے

پیش نظر رسالہ وجود سے متعلق ہے جس کا نام "اسرار الوجود" تجویز کردہ ہے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہوگا۔ کہ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کا علم تصوف کن ارفع و اعلیٰ مدارج کا حامل ہے۔ اس رسالہ میں جو نکات پیش کئے گئے ہیں وہ صرف ایک صاحب تصوف بزرگ ہی فرما سکتے ہیں۔ کیوں کہ ان کے اعلیٰ مدارجِ روحانیت کا کون منکر ہوسکتا ہے۔؟

آخر میں، میں ان سب ہی کرم فرماؤں اور مخلصین کا ممنونِ احسان ہوں جنھوں نے اپنی والہانہ عقیدت و محبت اور نسبت کا مظاہرہ فرما کر میری ہر ممکنہ اعانت فرمائی۔ اور میرے حوصلہ کو بڑھایا۔ خداوند قدوس ان حضرات کو بطفیل حضور غریب نوازؒ دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین

سب کے آخر میں، میں اپنے علم دوست محققین سے گزارش کروں گا۔ کہ وہ میری معلومات میں اضافہ کے لئے ایسی تمام کتب مخطوطہ و مطبوعہ کی نشان دہی فرمائیں جن کا تعلق سلاسلِ چشتیہ و قادریہ کے بزرگان دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے ہے۔ فقط

ننگِ اسلاف
فقیر دیوان سید صولت حسین
حویلی دیوان صاحب۔ اجمیر شریف ۳۰۵۰۰۱

المرقوم
جولائی ۱۹۸۹ء

نوٹ:۔ والد محترم نے دیوان خواجہ معین الدین ۱۹۹۲ء میں شائع کیا اس کے بعد ۲۰۰۹ء میں دوسرا اور ۲۰۱۲ء میں تیسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے جو چشتیہ بکڈپو حویلی دیوان صاحب نزد جنت ہوٹل اجمیر پر دستیاب ہے
خواجہ سید غیاث الدین چشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَعَارُف

یہ رسالہ مختصر ہے لیکن رشحۂ قلم صاحبِ نظر ہے اس لئے عرفان کا سمندر ہے۔ نام "اَسْرَارُ الْوُجُوْدُ" ہے۔ اس میں ہر عضو کا نام اسکی صفت اس کا مقام اور آیاتِ قرآنی سے اس کی نسبت نام ہے۔ حال از ابتدا تا انتہا الہام ہی الہام ہے۔ بابُ العلم سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے فرزند ارجمند سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر ان کی حقیقت اس طرح بیان کی :-

دواءُك فيك وما تشعر وداءُك منك وما تبصر

وتزعم انك جرم صغير وفيك انطوى العالم الاكبر

(تیری دوا تجھ ہی میں ہے اور تو اس سے بے خبر ہے۔ اور تیرا علاج تجھ ہی سے ممکن ہے لیکن تو اس سے لاعلم ہے۔ تو خود کو چھوٹا جرم سمجھتا ہے۔ حالانکہ تجھ میں عالم اکبر پوشیدہ ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے لئے "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" اور سکھائے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام ارشاد ہوا تو بنی آدم کے لئے خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَان" "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ" انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ارشاد ہوا۔ انسان اشرف المخلوقات اور زمین میں خلیفۃ اللہ الاعظم ہے حضرت سعدیؒ نے فرمایا تھا ؎

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار ؛ ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

(یعنی ہرے بھرے درختوں کے پتے چشمِ بصیرت میں معرفتِ کردگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔)

جب درختوں کے پتوں کا یہ حال ہو تو بنی آدم کا کیا حال ہو گا۔ سچ کہا حضرت علوی نے ؎

کیا ملک میری حقیقت کو سمجھتے علوی
ان کا استاد نہ سمجھا وہ معمہ میں ہوں

پھر انسانوں میں سب انسان یکساں نہیں۔ " دَرَجَاتُهُمْ فَوْقَ دَرَجَاتٍ " انکے درجے ایک دوسرے سے بلند ہیں:" کوئی فقط حیوان ناطق ہے اور کوئی مردِ عارف لائق و فائق ہے۔ جن کو جدوجہد سے کوئی چیز نہیں ملتی وہ عارف کو موہبتِ الٰہی سے بلا کسی کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے۔ "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔" یہ رسالہ اس کا کھلا ثبوت ہے۔ انسان کو سب ہی دیکھتے ہیں انکو اسکے ظاہری اعضاء نظر آتے ہیں لیکن نگاہِ عارف میں ہر عضو قدرتِ کردگار کا مظہر اور اس پر خطِ نور سے لکھی کوئی نہ کوئی آیت نظر آتی ہے۔ اس کے نزدیک اس کا نام اور ہوتا ہے مقام اور ہوتا ہے کام اور ہوتا ہے۔ رسالہ پڑھتے جایئے میرے اس بیان کی تصدیق ہوتی جائے گی۔

(از خلیفۂ مجاز جگر گوشۂ غوث الثقلین نقیب الاشراف حضرت پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ الحاج ابوالفضل سید محمود قادری و موسوی محمودؔ مؤظف سشن جج و بانی و صدر معارف اسلامیہ ٹرسٹ حیدرآباد

المرقوم ۲۲ مئی ۱۹۸۹ء حیدرآباد (اے۔پی)

تصرف ہو اگر گنجِ شکر کا، بات کھلتی ہے	اگر ربط خصوصی ہو تو اپنی ذات کھلتی ہے
معطر ہو شریعت سے مہکتی ہو طریقت سے	حقیقت کی فریدی تب کہیں سوغات کھلتی ہے

منجانب نبیرۂ حضرت ممدوح محمود احمد فریدی چشتی القادری (حیدرآبادی) غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

تذکرۂ فرید عصر

۱۹۸۹ء

(ہمزہ کے ۱۰ محسوب)

تصنیف گنج شکر مطبوع ہند

۱۴۰۹ھ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وعلیٰ تابعیھم باحسان الیٰ یوم الدین من الاولیاء والصالحین خصوصاً فرید الحق والدین ۔ آمین

کتب خانہ آصفیہ میں بہت عرصہ پہلے مجھے ایک رسالہ " وجود کے موجود ہونیکے بیانمیں تصنیف کردہ : حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہٗ کا مطالعہ کو ملا۔ میں نے اس کی نقل حاصل کی جس کا داخلہ نمبر ۴۴۴۴ ہے ۔ تلاشِ بسیار کے بعد بھی کوئی دوسرا مخطوطہ دستیاب نہیں ہوا۔ موجودہ نقل کردہ رسالہ جو بزبان فارسی ہے، فاضل مترجم الحاج شاہ محمد اکرام الدین صاحب چشتی القادری تاجی بیدری ثم نظام آبادی (وصال ۱۴۰۹ھ بعمر ۱۰۹ سال) سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ کروایا ۔ آیاتِ قرآنی رسم الخط میں مرقوم نہیں تھیں ۔ خط گو صاف تھا لیکن ناقل سے بھی متن کے نقل کرنے میں سہو واقع ہوا، دانستہ ہوا یا غیر دانستہ واللہ اعلم بالصواب میں نے ان تمام اغلاط کی حتی المقدور تصحیح کردی اور کم وبیش ۴۳ آیات کا قرآن حکیم سے استخراج کرکے ان کا حوالہ (سورۃ، رکوع اور آیت نمبر) درج کردیا نیز ان آیات کا ترجمہ بھی قرآن حکیم سے نقل کردیا تاکہ قارئین کو سمجھنے میں تکلف نہ ہو ۔

حوالہ جات :۔ فوائد السالکین ۔ راحت القلوب ۔ سیر الاولیاء ۔ اخبار الاخیار ۔ تاریخِ فرشتہ ۔ مشکوٰۃ شریف ۔ جلد دوم ۔ خزینۃ الاصفیاء ۔

۱۷ رمئی ۱۹۸۹ء کو شیخ المشائخ عالیجناب دیوان سید صولت حسین صاحب اجمیری قدیم سجادہ نشین حضور غریب نواز قدس سرہٗ بغرضِ ملاقات اس فقیر کے مکان پر تشریف لائے تھے دورانِ گفتگو اس رسالہ کا تذکرہ ہوا۔ موصوف نے نقل اور ترجمہ دیکھنے کے بعد اشتیاق ظاہر کیا کہ وہ اسے طبع کروانا چاہتے ہیں تاکہ حضور کے علم سے عوام و خواص کو آگاہی اور خصوصاً سلسلہ چشت کے حضرات اس سے مستفید و مستفیض ہوسکیں۔ موصوف نے حضور بابا فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کا مختصر تعارف اس رسالہ میں شامل کرنیکی خواہش کی۔ چنانچہ میں نے ذیل[1] کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے مختصر تعارف کروایا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ یہ ہیچمداں حق تعارف بھی ادا کرنے کے قابل نہیں۔

تعارف

حضرت شیخ الشیوخ العالم، قطب السماء والدنیا، بدر الطریقہ، برہان الحقیقہ، عمدۃ الابرار، قدوۃ الاخیار، تاج الاصفیاء، سراج الاولیاء، برہان العاشقین، فریدالحق والدین حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی قدس اللہ سرہٗ العزیز۔

نام و نسب

حضرت کے جدامجد (۸ واسطوں سے) فرخ شاہ ملک کابل کے حکمران تھے۔ ۱۷ واسطوں سے سلسلہ نسب سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ سے اور ۲۳ واسطوں سے خلیفہ دوم امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے حضرت کے والد ماجد شیخ جمال الدین سلیمانیؒ سلطان شہاب الدین غوری کے عہد میں کابل سے لاہور تشریف لائے اور بادشاہ نے قصبۂ کھو نوال جو ملتان سے قریب تھا آپ کو مرحمت کیا حضرت جمال الدین سلیمانیؒ نے وہاں متوطن ہوکر وجیہ الدین خجندیؒ کی دختر خرم خاتون (یہ نام صرف تاریخِ فرشتہ میں مرقوم ہے) سے عقد کیا اس عفیفہ کے بطن مبارک سے تین فرزند تولد ہوئے فرزند اول کا نام اعزالدین محمودؒ فرزند دوم کا نام حضرت فریدالدین مسعودؒ اور فرزند سوم کا نام نجیب الدین متوکلؒ تھا۔ حضرت فریدالدین مسعودؒ ۵۶۹ میں قصبۂ کھو نوال میں پیدا ہوئے۔

وجہ تسمیہ گنج شکر

حضرت محبوب الٰہیؒ فرماتے ہیں کہ لقب گنج شکر سے ملقب ہونے کی

---

[1] صفحہ ۷ کا حاشیہ ملاحظہ کریں

تین وجوہات ہیں پہلی یہ کہ ایک مرتبہ آپ نے دہلی میں روزہ طے رکھا تھا۔ وقت مقررہ پر افطار ضروری تھا مگر کوئی ایسی شئے دستیاب نہیں تھی جو موجب تسکینِ جوع ہوتی۔ آپ پر ضعف طاری ہوا گرمی سے نفس جلنے لگا۔ آپ نے اس حالتِ اضطراب میں زمین سے چند سنگ ریزے اٹھاکر منہ میں رکھ لئے۔ منہ میں رکھنا تھا کہ وہ سنگ ریزے شکر ہو گئے۔ جب یہ خبر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کو ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا "گنج شکر" ہے۔ دوسری وجہ یہ بتائی گئی کہ آپ حضرت خواجہ شہید المحبت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی نیت سے عازمِ سفر ہوئے۔ راہ میں کسی مقام پر آپ کو کھانے کو کچھ نہیں ملا ضعف اور بھوک کی شدت سے زمین پر گر پڑے۔ جو خاک آپ کے منہ میں پہنچی شکر ہو گئی۔ یہ خبر جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کو ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا "گنج شکر" ہے۔ تیسری وجہ یہ بیان کی گئی کہ ایک دن آپ سرراہ تشریف فرما تھے کہ تجارتی قافلہ گذرا جو مال بوریوں میں تھا وہ شکر تھی قافلہ کے سردار سے آپ نے دریافت فرمایا کہ ان بوریوں میں کیا ہے؟ تاجر نے از راہ تمسخر کہا کہ "نمک" ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا "خیر نمک ہی ہوگا" شکر اسی وقت نمک ہو گئی۔ تاجر اپنے مقام کو پہنچا تو اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ بوریوں میں شکر کی بجائے نمک ہے۔ روتا ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ غلام سے غلطی سرزد ہوئی جو شکر کو نمک بتلایا تھا۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا "اگر شکر تھی تو شکر ہو جائے گی" آپ کے فرمانے سے وہ نمک پھر شکر ہو گئی۔

عطائے خرقہ بوقتِ وصال حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ (۱۴ ربیع الاول شب دوشنبہ ۶۳۴) شیخ حمید الدین ناگوریؒ شیخ بدرالدین غزنویؒ اور مشائخ حاضر تھے۔ فرمایا کہ وہ خرقہ جو مجھے خواجۂ اعظم قدس سرہ سے پہنچا ہے مع مصلائے خاص، عصا اور نعلین چوبی شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کو پہنچا دیا جائے اور عالم فنا سے رحلت

ع۱ راحت القلوب۔ اخبار الاخیار۔ ع۲ سیر الاولیاء۔ ع۳ مشکوٰۃ شریف جلد چہارم ماخوذ از سیر الاولیاء۔

کی منقول ہے کہ اس وقت حضرت فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ قصبہ ہانسی میں تھے۔

اولاد حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ۵ فرزند اور ۳ لڑکیاں تھیں آپ کے فرزندِ اول قدوۃ الواصلین حضرت شیخ نصیرالدینؒ بن گنج شکر تھے جنکا وصال والد ماجد کی حین حیات میں ہوا اور شیخ نصیرالدینؒ کے دو فرزند تھے (۱) حضرت شیخ عبداللہؒ (۲) حضرت شیخ نعمت اللہؒ۔ فرزند دوم کا اسم مبارک حضرت شیخ شہاب الدینؒ بن گنجشکرؒ تھا۔ فرزند سوم کا اسم مبارک حضرت شیخ بدرالدین سلیمانؒ بن گنج شکر تھا اور حضرت شیخ بدرالدین سلیمانؒ بن گنج شکرؒ کے فرزند کا اسم مبارک شیخ علاء الدینؒ تھا۔ فرزند چہارم حضرت شیخ نظام الدینؒ بن گنج شکرؒ تھے (آپ کفار سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔) فرزند پنجم کا اسم مبارک حضرت شیخ یعقوبؒ بن گنج شکرؒ تھا (آپ روپوش ہوگئے) اور مولانا بدرالدین اسحٰقؒ حضرت فریدالدین گنج شکر قدس سرہ کے خلیفہ اور داماد تھے۔

وصال شبِ دوشنبہ ۵ محرم الحرام ۶۶۴ھ بعمر ۹۵ سال ہوا۔ بوقتِ وصال مولانا بدر الدین اسحٰقؒ موجود تھے۔ آپ نے وصیت کی جو عطایا مجھے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ سے نصیب ہوئے ہیں اسے خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کو دیدیئے جائیں۔ چنانچہ حضرت کے وصال کی خبر سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اجودھن تشریف لائے اور عطایا مولانا بدرالدین اسحٰقؒ سے لے کر دہلی واپس ہوئے۔ پاک پٹن شریف ضلع ساہیوال (پاکستان) میں حضرت کا مزار مبارک آج بھی مرجع خاص وعام ہے۔ ۷ صدیوں سے ہزاروں لوگ مستفید و مستفیض ہورہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے ملفوظات کو جمع کر کے آپ نے مرتب فرمایا اور اس مجموعہ کا نام " فوائدالسالکین " رکھا اس میں جملہ چھ ۶ مجالس ہیں۔

آپ کے اوصاف حمیدہ اور فیوضات باطنی سے نہ صرف مسلمان بلکہ کافر بھی متاثر تھے۔ چنانچہ زبانِ زد مخلوق ہے کہ گرونانک (بانی سکھ فرقہ) بھی آپ سے مستفید ہوئے۔ سکھوں کے اکھنڈ گرنتھ پاٹھ میں حضرت بابا فریدالدین قدس سرہ کے دوہے شامل ہیں جو آج بھی پڑھے جاتے ہیں

چنانچہ یہ بھی مشہور ہے کہ گرونانگ نے آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو کائنات کے ہر ذرے میں ثابت کیا ہے ان کا دوہا ہے۔

نام لو جس وستو کا تم اس کو چوگنی[2] بھاؤ — دو[3] رسا کے پنچ[4] گن کیجو بیس[5] سے بھاگ بھاؤ
باقی بچے کو نو[6] گن کیجو اس میں دو[7] ملاؤ — نانک ہر شے وبت میں نام محمدؐ پاؤ

مثال کے لئے اس میں جو قاعدہ پیش کیا گیا ہے اس کے تحت "صولت حسین" کے اعداد لئے جاتے ہیں جو بحساب ابجد ۶۵۴ ہوتے ہیں۔ ۶۵۴ × ۴ = ۲۶۱۶ + ۲ = ۲۶۱۸ × ۵ = ۱۳۰۹۰ ÷ ۲۰ = (۶۵۴) اور باقی ۱۰ × ۹ = ۹۰ + ۲ = ۹۲ (اسم محمدؐ کے اعداد)

چند برسوں سے یہ رسالہ گنج الاسرار میرے یہاں محفوظ تھا ظہور کا وقت نہیں آیا تھا اس لئے معذور تھا اب جبکہ وقت آگیا ہے تو مشکور ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو پہلی مرتبہ متعارف کروانیکا شرف بخشا۔ آیۃ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ میں اشارہ ہے رب العزت کی صورت ارادیۂ کلیہ کا جسے اصطلاح تصوف میں کلمۃ الحضرت کہا جاتا ہے۔ "لِیَعْبُدُوْن" (عبادت کیلئے) کی مجملاً تفسیر "لِیَعْرِفُوْن" (معرفت کیلئے) کی تفصیلی تصویر اس رسالہ میں کھینچی گئی۔ اعضائے انسانی گویا گوہر معانی ہوئے کیونکہ اس سے مراد اسماء و صفات حق سبحانہ و تعالےٰ ہیں۔ بیدلؔ نے کیا خوب کہا ؎

جو دیکھنا ہے دیکھ لو سب کچھ بشر میں ہے
تفسیر کائنات اسی مختصر میں ہے

بابا فریدالدین مسعود گنجشکر قدس سرہٗ نے یہ رسالہ تصنیف کر کے طالبان ارباب طریقت

۱ـ چیز۔ ۲ـ چار سے ضرب دو۔ ۳ـ دو کو شامل کرو۔
۴ـ پانچ سے ضرب دو ۵ـ بیس سے تقسیم کرو۔ ۶ـ نو سے ضرب دو
۷ـ دو شامل کرو۔

اور مسترشدانِ اصحابِ معرفت پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ ایسی جامع تصنیف اس موضوع پر انشاءاللہ دوسری نہ ملے گی، اگرچہ میرا مطالعہ بہت ہی محدود ہے مگر دل اس کی گواہی دے رہا ہے۔ اس رسالہ میں سرمستانِ وحدت اور بادہ کشانِ معرفت کے لئے سامانِ نشاطِ روح اور سرمایۂ ذوق موجود ہے اور مبتدی حضرات بھی بقدرِ استعداد مستفید و مستفیض ہو سکتے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰه۔

چونکہ اس رسالہ کو کسی نام سے موسوم نہیں کیا گیا تھا لہٰذا بلحاظِ مناسبتِ موضوعِ مضمون اس کا نام " اَسْرَارُ الْوُجُوْد " تجویز کیا گیا۔ چنانچہ اسی خاص فیض اور یمن کی بدولت حضور کی تاریخ وصال " اٰں صاحب اسرار الوجود " نکلی۔ جو ٦٦٤ ہجری کا مظہر ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعاء ہے۔ کہ حضور کے اسم مبارک کے طفیل اس مجوزہ نام کو قبولیت کا شرف عطا کرے۔ اور اس کتاب کے پڑھنے کی برکت سے قارئین کے دلوں کو صیقل کرے۔ جو تاریکی کے پردے میں گرفتار ہیں۔ لیکن نورِ حق کا سرمایہ، ان کے دلوں میں موجود ہے۔

غافل ترے ہر عضو میں ہے ہشیاری — دل کو حاصل ہے سینے میں بیداری
آمد سے ہے اللہ تو ہے رفت سے ہُو — ہر سانس میں ہے ذکرِ جنابِ باری

٢٣ ر مئی ١٩٨٩ء

خاکِ درِ پاکِ فرید رح

حسابی باغ۔ حیدرآباد۔ اے۔ پی۔

مُسَلِّمًا وَّ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا

ایک تاثر

شیخ الشیوخ حامیٔ شریعت، ماحیٔ بدعت، فرید الحق والشرع والدین حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تعارف سے ماوراء ہے۔ گزشتہ دنوں آپ سے منسوب ایک فارسی رسالہ کی بازیافت ہوئی۔ یہ رسالہ کاملۃً رموز و نکاتِ تصوف کا مخزن ہے خصوصیت سے انسانی وجود کی عظمت و بزرگی اس کے ایک ایک حرف سے مترشح ہوتی ہے۔ کتاب میں مضمون کی نوعیت سوال و جواب کی سی ہے جس میں حقیقت انسانی کی وضاحت، قرانی آیات سے کی گئی ہے یعنی وہ انسان جو نیابت الٰہی، خلافت فی الارض اور حملہا الانسان کا مصداق ہے۔ اس کا شارح ہے:۔

سے۔ آسماں بارِ امانت نتوانست کشید　　　قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند　(حافظ)

(جب آسمان امانت کا بوجھ برداشت نہ کر سکا —— تو آخر مجھ دیوانے کے نام یہ قرعہ نکلا۔)

صوفیائے کرام کے نزدیک وجودِ حقیقی کی پہلی تجلّی کو **حقیقتِ محمّدی** کہتے ہیں۔ اور اس کی آخری تجلی **حقیقتِ انسانیہ** ہوگی جو تمام مراتب کی جامع ہے اس کے دیکھنے کیلئے نورِ بصیرت کی ضرورت ہے۔:۔

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب　　　آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں　(اقبال)

دنیا میں بصارت رکھنے کے باوجود ہزار ہا افراد بصیرت سے محروم ہیں۔ چنانچہ اس رسالہ میں انسانی اعضاء کو دلِ بینا سے دیکھا، سمجھا اور قرآنی آیات سے اس کو مربوط کیا گیا ہے۔ عارف باللہ بزرگؒ نے اس اجمال میں سینکڑوں تفصیلات کو مہیا کیا ہے بظاہر اس رسالہ میں اگر ایک طرف تشریح الابدان کی صورت نظر آئی تو دوسری طرف حق تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتِ لازوال سے بہرہ ور ہونے کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان نورانی اصطلاحوں کو پڑھنے سے اس حقیقت کا بھی عرفان حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ یا نائب کے بنانے میں کن کن امور و اعتبارات کا اہتمام و التزام فرمایا ہے۔ قرآن کریم اعلان کرتا ہے۔:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے۔ سورۃ التین آیت ۴

نیز قرآن حکیم میں انسان کی تعریف اس کے علوی و سفلی صفات، نیک یا بدراہِ عمل اپنانے کا اختیار، اعمال کی جزا و سزا، حیاتِ انسانی کا مقصد، اس کی تخلیقی عظمت و حقیقت گویا پورے نظام سے بحث ملتی ہے۔ صاحب رسالہ نے محض اعضاء و جوارح انسانی کا مطالعہ و مشاہدہ اپنی اُن باطنی کیفیات کی روشنی میں کیا جیسے شرح صدر کا درجہ حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام کے ارشادات کو کتابی علم کی بنیاد یا اساس پر نہیں جانچا جاتا۔ بلکہ ان کی اہمیت مشاہدۂ حق اور تائیدِ حق سے بڑھ جاتی ہے۔

اسلامی تصوف میں ملفوظات اولیاء اللہ کا درجہ انسانی غور و فکر سے افضل و اکرم سمجھا گیا ہے۔ تب ہی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث احسان أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ..... الخ۔ میں بھی مشاہدۂ حق کے ساتھ عبادت کا ذکر ملتا ہے۔ اس ضمن میں صوفیاء کے ہزارہا اشعار، اقوال، متعدد کتب تصوف میں مذکور ہیں۔ بہرحال تصوف میں خدا اور رسول کی محبت کے جو چار درجے بتائے گئے ہیں ان کی آگہی سے قبل حقیقت انسانیہ کے رموز جاننا بھی ضروری ہے۔ اس لئے صوفیائے کرام نے انسان اور کائنات کی حقیقت کو عروج الی اللہ قرب و حضور کی جانب بطور خاص توجہ دی ہے گویا شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت میں تصوف کا زینہ اول توحید شریعت کی درستگی ہے۔ جو اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ بعدہٗ توحید طریقت، توحید معرفت کی منزلیں آتی ہیں۔ اور پھر توحید حقیقت۔ حضرت امام غزالیؒ نے ان کی تشبیہ اخروٹ سے دی ہے۔ یعنی جس طرح اخروٹ میں پوست، استخوان، مغز اور روغن ہوتا ہے جو لازم و ملزوم ہے اور ان چاروں میں سبھی کچھ موجود ہے۔

حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ فرماتے ہیں ؎

تو بمعنی جانِ جملہ عالمے   ہر دو عالم خود توئی بنگر دمے

اس منزل پر اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ کہ جب طاعت الٰہی میں انسانی اعضاء و جوارح قرآنی آیات کا مکمل مظہر بن جاتے ہیں تو وہ مقام "قرب" تک رسائی پا جاتے ہیں تب ہی تو دیکھنے والی آنکھوں نے سلطان الہند خواجۂ اعظم حضرت غریب نوازؒ کی جبینِ اقدس پر بعد وصال خط نور سے لکھی یہ تحریر بھی دیکھی ھٰذَا حَبِیْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰهِ

ڈاکٹر عقیل ہاشمی
ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔(عثمانیہ)
ریڈر شعبۂ اردو
جامعہ عثمانیہ حیدرآباد (اے پی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

بداں روایت موجود وجود بیان کردہ شد رسالہ شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

اگر ترا پرسند عشقِ تو کجا است - ؟	بگو- درجان است العشق ھواللہ وازیں اسم مشغول است (لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ۵) (سورۃ الانبیاء، ۲ ع - ۱۳ آیت)
اگر ترا پرسند درویش برسر تاج الٰہی چند موے است - ؟	بگو- شانزدہ لک وشانزدہ ہزار وصد وپنجاہ ودوموبیست اے درویش - ! ہر موئے اسم است وہر موئے جدا است - وہر اسم عبادت است - ملائک موکل اند -
اگر ترا پرسند بالائے پیشانی توچہ نام دارد - ؟	بگو- مقام نصیرا دارد وازیں اسم مشغول است - کہ (مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا - سورۂ بنی اسرائیل - ۹ ع ۳ آیت) یَا مُؤْمِنُ
اگر پرسند کہ ایں مقام نصیرا زکیست - ؟	جواب بگو کہ مقام روح است کہ (اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى - سورۂ طٰہٰ - ۱ ع، ۵ آیت)
اگر ترا پرسند عشق تو کجا است ؟	بگو- برسر ماست وازیں اسم مشغول است (وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ - سورۂ عنکبوت - ۵ ع - ۱۳ آیۃ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ہے۔ اس میں وجود کے موجود ہونے کی روایت اور حالت کو بیان کیا گیا ہے۔

اگر لوگ تجھ سے پوچھیں کہ تیرا عشق کہاں ہے۔	جواب دے جان میں ہے۔ کیونکہ وہ عشق اللہ ہے اور اس اسم سے مشغوں ہے کہ "وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا اور اوروں سے باز پرس کی جاتی ہے۔"
اگر لوگ تجھسے دریافت کریں کہ اے درویش تاجِ الٰہی یعنی انسان کے سر میں کتنے بال ہوتے ہیں۔	اس کا یوں جواب دے۔ سولہ[١٦] لاکھ سولہ[١٦] ہزار ایک[١] سو باون[٥٢] بال ہوتے ہیں۔ اے درویش ہر بال اسم ہے ہر بال حد ہے اور ہر اسم عبادت ہے فرشتے اس کے مؤکل ہیں۔
اگر تجھ سے دریافت کریں کہ تیری پیشانی کے اوپر کا کیا نام ہے؟	اس کا جواب یہ دے کہ وہ مقام نصیرا ہے۔ وہ اس اسم سے مشغول ہے کہ "اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو" یَا مُؤْمِنُ کے ساتھ
اگر یہ پوچھیں کہ یہ مقام نصیرا کس سے ہے؟	یوں جواب دے کہ وہ روح کا مقام ہے کہ "وہ رحمٰن ہے کہ اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے۔"
اگر تجھ سے دریافت کریں کہ تیرا عشق کہاں ہے؟	بتلا دے کہ میرے سر پر ہے اور اس اسم سے مشغول ہے کہ اور "یہ مثالیں ہیں کہ ہم بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے اور نہیں سمجھتے مگر علم والے۔"

اگر ترا پرسند پیشانی توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ مقام محمود ا نام دارد و ازیں اسم مشغول است کہ (عسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ سورہ بنی اسرائیل ۹ع۔ ۲ آیۃ) یا بَارِئُ۔
اگر ترا پرسند روئے توچہ نام دارد۔؟	بگو سِیْمَا نام دارد (سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط سورہ فتح ۴ ع۔ ۳ آیۃ) وازیں اسم مشغول است (وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ۔ سورہ حجر ۶ ع۔ ۱۹ آیۃ) یا غَفَّارُ
اگر ترا پرسند دو ابروئے توچہ نام دارد؟	بگو۔ قَابَ قَوْسَیْنِ نام دارد و ابروئے راست ازیں اسم مشغول است (لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ط لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۵ سورہ مؤمن ۲ ع ۷ آیۃ) و ابروئے چپ ازیں اسم مشغول است (اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ط سورہ یٰس ۵ ع ۱۵ آیۃ)
اگر ترا پرسند دو چشم توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ چشمِ راست ازیں اسم مشغول است (فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ط سورہ یٰس ۵ ع ۱۶ آیۃ) و چشم چپ ازیں اسم مشغول است کہ (فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ط سورہ رحمٰن ۳ ع ۵ آیۃ)

اگر تجھ سے دریافت کریں کہ تیری پیشانی کیانام رکھتی ہے ؟	اس کا جواب دے کہ اس کا نام مقام محمود ہے اور اس اسم سے مشغول ہے کہ "امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود میں جگہ دے گا۔"
اگر تجھ سے سوال کریں کہ تیرا رو (چہرہ) کیانام رکھتا ہے ؟	اس کا جواب دے کہ سیمانام رکھتا ہے کہ "ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں" اور اس اسم سے مشغول ہے۔ "اور ہو سجدہ کرنے والوں سے" یَاغَفَّارُ
اگر تجھ سے دریافت کریں کہ تیرے ابرو یعنی بھوں کا کیانام ہے ؟	جواب میں، بول قَابَ قَوْسَیْنِ نام ہے۔ سیدھی ابرو اس اسم سے مشغول ہے "آج کے روز کس کی حکومت ہوگی بس اللہ ہی کی ہوگی جو یکتا (اور) غالب ہے۔" اور بائیں ابرو اس اسم سے مشغول ہے "جب ارادہ کرتا ہے پیدا کرنا کسی چیز کا تو کہتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔"
اگر تجھ سے سوال کیا جائے کہ تیری دونوں آنکھیں کیانام رکھتی ہیں ؟	کہدے کہ ہماری دونوں آنکھیں "مَلَکُوتُ" نام رکھتی ہیں۔ اور سیدھی آنکھ اس اسم سے مشغول "پس اس کی ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔" اور بائیں آنکھ اسم سے مشغول ہے "پس

	یَا مُقَرِّبُ
اگر ترا پرسند دو گوش تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ ہر دو گوش جبروت نام دارد و گوش راست ازیں اسم مشغول است (اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ط سورۂ بقرہ۔۲۲ ع ۵ آیۃ) و گوش چپ ازیں اسم مشغول است یَا مَاجِدُ۔
اے درویش۔! ہر دو بینی تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ ناسوت نام دارد و بینی راست ازیں اسم مشغول است (یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ۔ سورہ انعام ۹ ع ۴ آیۃ) و بینی چپ ازیں اسم مشغول است (کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ہ سورہ رحمٰن ۲ ع ۵ آیۃ)
اگر ترا پرسند ہر دو سبیل تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ (سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ہ سورۂ فتح ۳ ع ۹ آیۃ) وازیں اسم مشغول است (قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ط فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا ہ سورہ بنی اسرائیل ۹ ع ۷ آیۃ) یَا اَحْسَنُ۔
اگر ترا پرسند بالا لب تو نکتہ چہ نام دارد۔؟	بگو۔ (نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ۔ سورہ قلم ۱ ع ۱ آیۃ)
نکتہ لب زیرین تو چہ نام	بگو۔ (بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ سورۂ توبہ

دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے۔" يَا مُقَرِّبُ

اگر تجھ سے پوچھیں کہ تیرے دونوں کانوں کا کیا نام ہے؟

اس کے جواب میں کہہ میرے دونوں کانوں کا نام "جبروت" ہے اور سیدھا کان اس اسم سے مشغول ہے "تحقیق اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔" اور بایاں کان اس اسم سے مشغول ہے۔ يَا مَاجِدُ

اے درویش بتا! تیری ناک کے دونوں نتھنے کیا نام رکھتے ہیں۔

کہدے کہ میری ناک کا نام "ناسُوت" ہے اور سیدھا نتھنا اس اسم سے مشغول ہے کہ "جس دن صور پھونکا جاویگا" اور بایاں نتھنا اس اسم سے مشغول ہے کہ "وہ ہر روز بیچ ایک شان کے ہے۔"

اگر تجھ سے پوچھا جائے کہ تیری دونوں مونچھوں کا کیا نام ہے؟

اس کا یوں جواب دے "اللہ تعالیٰ نے (کفار کیلئے) یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں ردو بدل نہیں پائیں گے" اور وہ اس اسم سے مشغول ہے۔ "آپ کہدیجئے کہ ہر شخص اپنے طریقے پر کام کر رہا ہے سو تمہارا رب خوب جانتا ہے جو زیادہ ٹھیک رستے پر ہو۔" يَا اَحْسَنُ۔

اگر تجھ سے پوچھیں اوپر کے ہونٹ کے اندرونی حصہ کا کیا نام ہے؟

جواب دیدے کہ "ن قسم ہے قلم کی اور (قسم ہے) ان (فرشتوں) کے لکھنے کی۔"

نیچے کے ہونٹ کا نکتہ کیا

بول دے "بیزاری ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس

دارد -؟	۱ع ۱ آیۃ)
اے درویش ۔ ادر دہانِ تو چند دندان است -؟	بگو- سی و دو
اگر ترا پرسند دہانِ تو چہ نام دارد -؟	بگو- لَاھُوتُ - وازیں اسم مشغول است (فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ -سورۂ بروج ۱ع ۱۶آیۃ)
اے درویش دندانِ تو چہ نام دارد -؟	بگو- نورِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کنگرۂ عرش نام دارد و ازیں اسم مشغول است - (وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ سورہ آل عمران - ۱۳ع ۲ آیۃ) يَا بَاطِشُ -
اے درویش زبانِ تو چہ نام دارد -؟	بگو- لوحِ محفوظ وازیں اسم مشغول است (فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ -سورۂ دخان ۳ ع ۱۶ آیۃ) يَا نَاطِقُ
اے درویش حلقِ تو چہ نام دارد -؟	بگو (فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ- سورۂ واقعہ ۳ع ۹ آیۃ) نام دارد - وازیں اسم مشغول است (إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ - سورۂ ذاریات ۳ ع ۱۲ آیۃ) يَاقَوِيُّ -
اے درویش درگردنِ تو چہ نام دارد -؟	بگو (الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ - سورہ مؤمن- ۱ ع ۷ آیۃ) وازیں اسم مشغول است (وَنَحْنُ أَقْرَبُ

نام رکھتا ہے ؟	کے رسولؐ کی طرف سے ۔"
اے درویش تیرے منھ میں کتنے دانت ہیں ؟	کہدے کہ بتیس ۳۲ دانت ہیں ۔
اگر تجھ سے پوچھیں کہ تیرا منھ کیا نام رکھتا ہے ؟	اس کے جواب میں بول " لَاہُوتْ " ہے اور اس اسم سے مشغول ہے "کرنے والا ہے جو کچھ چاہے ":
اے درویش! تیرے دانتوں کے نام کیا ہیں ؟	جواب میں بول دے ۔ نور محمدؐ عرش کے کنگرے نام رکھتا ہے اور اس اسم سے مشغول ہے ۔" اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے " یَا بَاطِشُ
اے درویش تیری زبان کیا نام رکھتی ہے ؟	اس کا جواب دے "لوحِ محفوظ" سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان کر دیا ہے کہ یہ نصیحت قبول کریں۔" اور اس اسم سے مشغول ہے یَا نَاطِقُ
اے درویش تیرا حلق کیا نام رکھتا ہے ؟	کہہ دے " پس کیوں نہیں جس وقت کہ پہنچتی جان حلق کو " اور اس اسم سے مشغول ہے ۔ " " تحقیق وہ رزاق ہے صاحبِ قوت اور متین ہے ۔" یَا قَوِیُّ
اے درویش! تیری گردن کی رگوں کے نام کیا ہیں ؟	اس کا جواب یہ دے کہ " اور ہم بہت نزدیک ہیں اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ ۔"

	اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِیدِ ۔ سورہ قٓ ۲ ع ۱ آیہ
اے درویش کفِ راست توچہ نام دارد ؟	بگو یادَلِیلَ المُتَحَیِّرِینَ
وکفِ چپ توچہ نام دارد	بگو د یاغِیَاثَ المُستَغِیثِینَ
اے درویش ساعدِ راست توچہ نام دارد ۔ ؟	بگو ۔ اَصحٰبَ الیَمِینِ ۔ یاقَابِضُ ۔
وساعدِ چپ چہ نام دارد؟	بگو ۔ اَصحٰبَ الشِّمَالِ ۔ یاقَدِیمُ ۔
اے درویش مرافقِ راست توچہ نام دارد ۔ ؟	بگو ۔ یامُلتَزِمُ ۔
اے درویش پنجۂ راست توچہ نام دارد ۔ ؟	بگو ۔ اَسمَاءُ اللّٰہِ ۔ پنجۂ چپ ہمیں نام دارد ۔
اے درویش انگشتانِ توچہ نام دارد ۔ ؟	بگو ۔ اول خنصر یاحَافِظُ، دوم بنصر یانَاصِرُ سوم وسطیٰ یاوَاسِطُ، چہارم شہادت یاشَاھِدُ پنجم ابہام یامُجَاھِدُ
اے درویش سینہ توچہ نام دارد ۔ ؟	بگو ۔ (قَالَ رَبِّ اشرَح لِی صَدرِی ۙ وَیَسِّر لِی اَمرِی ۔ سورہ طٰہٰ ۲ ع ۱،۲ آیۃ)
اے درویش دلِ توچہ	بگو ۔ دریائے لاھُوت واریں اسم مشغول است

اے درویش تیرا سیدھا مونڈھا (کندھا) کیا نام رکھتا ہے؟

جواب میں کہدے " اے حیرت زدوں کے رہبر "

اور تیرا دوسرا مونڈھا کیا نام رکھتا ہے؟

کہدے " اے فریاد خواہوں کے فریاد رس "

اے درویش! تیرے سیدھے بازو کا نام کیا ہے؟

کہدے " اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ یَا قَابِضُ

اور تیرے بائیں بازو کا نام کیا ہے؟

کہدے۔ اَصْحٰبَ الشِّمَال ۔ یَا قَدِیْمُ۔

اے درویش! تیری داہنی کہنی کیا نام رکھتی ہے؟

اس کا نام بتادے۔ یَا مُلْتَزِمُ

اے درویش بتا تیرا سیدھا پنجہ کیا نام رکھتا ہے؟

کہدے۔ اَسْمَاءُ اللّٰہ ۔ اور بائیں پنجہ کا نام بھی یہی ہے۔

اے درویش! تیری انگلیوں کے کیا نام ہیں؟

جواب میں بول پہلی یعنی چھوٹی انگلی کا نام یَا حَافِظُ دوسری (چھوٹی انگلی کے بعد والی انگلی) کا نام ہے یَا نَاصِرُ تیسری درمیانی (وسطی) انگلی کا نام یَا وَاسِطُ چوتھی شہادت کی انگلی کا نام یَا شَاهِدُ اور پانچویں انگلی انگوٹھا کا نام یَا مُجَاهِدُ ہے

اے درویش تیرے سینے کا نام بتا؟

سینہ کا نام بتادے۔ " کہا اے میرے رب کھول دے واسطے میرے سینہ میرا اور آسان کر واسطے میرے کام میرا۔

اے درویش بتا تیرے دل

جواب میں کہدے وہ " دریائے لاہُوت " ہے اور اس اسم سے

نام دارد -؟	دوالَّذِینَ یَبِیتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ہ سورۂ فرقان ۶ع ۴ آیۃ) هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ -
اے درویش روحِ توچہ نام دارد -؟	بگو امرُاللّٰهِ وازیں اسم مشغول است دوَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ہ سورۂ بنی اسرائیل ۱۰ع ۱ آیۃ)
اے درویش جگرِ توچہ نام دارد -؟	بگو - وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی
اے درویش شکمِ تو چہ نام دارد -؟	بگو - مُتَجَافًا -
اے درویش گردۂ توچہ نام دارد -؟	بگو - دمَثَلُهُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ج سورہ بقرہ - ۲ ع ۱۰ آیۃ)
اے درویش نافِ تو چہ نام دارد -؟	بگو - بَیْتُ الْمَعْبُوْدِ
اے درویش نافِ تو چہ نام دارد -؟	بگو - دیَآیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ط ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ہ فَادْخُلِیْ

کا کیا نام ہے ؟

مشغول ہے" اور راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام (یعنی نماز) میں لگے رہتے ہیں۔ " وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں. بجز اس کے اور وہی مہربان اور رحمت والا ہے ۔''

اے درویش! تیری روح کیا نام رکھتی ہے ؟

کہہ اَمْرُ اللّٰہ اور اس اسم سے مشغول ہے " اور یہ لوگ آپ سے روح کو (امتحاناً) پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تم کو تھوڑا علم دیا گیا ہے ۔

اے درویش تیرے جگر کا کیا نام ہے ؟

اس کا جواب دے۔ " اور وہ افق اعلیٰ پر ہے"

اے درویش تیرا پیٹ کیا نام رکھتا ہے ؟

کہدے مُتَجَافاً

اے درویش تیرے گردوں کا کیا نام ہے ؟

بتا دے۔ " ان کی مثال اس شخص کے مانند ہے جس نے کہیں آگ جلائی ہو۔"

اے درویش بتا تیری ناف کا نام کیا ہے ؟

کہہ بَیْتُ الْمَعْبُوْدْ

اے درویش بتا تیرا نفس کیا نام رکھتا ہے ؟

" اے اطمینان والے نفس تو اپنے پروردگار کے (جوارِ رحمت) کی طرف چل اس طرح کہ تو اس سے خوش ہو اور وہ تجھ سے خوش پھر تو میرے خاص

فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ سورۂ فجر ۱ ع ۳۰ آیۃ)

اے درویش درتن تو چہ موئے است؟

بگو۔ چہل لک وچہل ہزار وچہار موئے است وموئے ہا این نام دارد (مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ۔ سورۂ یٰس ۳ ع ۴ آیۃ)

وچہار موئے چہ نام دارد؟

جواب۔ شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت۔

اے درویش پوست چہ نام دارد؟

بگو۔ حلۂ آدم صفی اللہ۔

اے درویش در وجود تو چند محراب است؟

بگو پنج، اول محراب عرش ابر بالائے پیشانی۔ دویم محراب در پیشانی کرسی است۔ سیوم محراب بینی است بیت المقدس۔ چہارم محراب سینہ است او از کعبہ پنجم محراب کہ در ناف است او از بیت المعبود است۔

اے درویش کمر تو چہ نام دارد؟

بگو۔ یا قائم۔

اے درویش ذکر تو چہ نام دارد؟

بگو۔ (سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ سورۂ یٰس ۳ ع ۴ آیۃ) هُوَ الْمُصَوِّرُ۔

اے درویش فخذ راست تو چہ نام دارد؟

بگو (اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ۔ سورۂ مریم ۲ ع ۲۵ آیۃ)

وفخذ چپ تو چہ نام دارد؟

بگو (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا ۔"

اے درویش بتا تیرے جسم میں کل کتنے بال ہیں

اس کا یوں جواب دے چالیس لاکھ چالیس ہزار بال ہیں اور ان بالوں کا یہ نام ہے (نباتات زمین کے قبیل سے اور ان آدمیوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے جن کو (عام لوگ) نہیں جانتے ۔

اور چار بال کیا نام رکھتے ہیں؟

جواب میں کہہ ۔ شریعت ، طریقت ، حقیقت اور معرفت ۔ یہ چار بال ہیں

اے درویش! تیری کھال یعنی چمڑے کا کیا نام ہے؟

کہہ کہ (سیدنا) آدم صفی اللہ کا حلّہ یعنی پوشاک (نام) ہے ۔

اے درویش! تیرے وجود میں کتنے محراب ہیں ؟

'اس کا' یہ جواب دے ۔ پانچ (محراب) پہلا محراب عرش ہے جو پیشانی کے اوپر واقع ہے دوسرا محراب پیشانی میں ہے (جس کو) کرسی کہتے ہیں ۔ تیسرا محراب ناک ہے (جو) بیت المقدس (کہلاتا) ہے ۔ چوتھا محراب سینہ ہے جو کعبہ سے (مراد) ہے پانچواں محراب ناف میں ہے وہ بیت المعبود کہلاتا ہے ۔

اے درویش تیری کمر کیا نام رکھتی ہے؟

اس کے جواب میں کہہ دے ۔ یَا قَائِمُ ہے

اے درویش تیرا ذکر (آلہ تناسل) کیا نام رکھتا ہے ۔

(یوں) جواب دے پاک ہے وہ ذات جس نے پیدا کئے جوڑے سب چیز کے نباتات زمین کے قبیل سے بھی اور ان آدمیوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں جن کو (عام لوگ) نہیں جانتے ۔ هُوَ الْمُصَوِّرُ

اے درویش تیری سیدھی ران کیا نام رکھتی ہے ۔

تو بول دے "تحقیق ہم وارث ہوں گے زمین کے اور جو کچھ اس کے اوپر ہے اور یہ سب ہمارے پاس لوٹائے جائیں گے"

اور تیری بائیں ران کا نام کیا ہے؟

بول دے ۔۔۔ تحقیق ہم نے اتارا قرآن کو اور ہم

	سورۂ حجر ا ع ۹ آیتہ)
اے درویش ساق راست	
	بگو- یَاجَالِسُ
توچہ نام دارد- ؟	
وساق چپ توچہ نام دارد؟	بگو- یَارَاسِخُ
اے درویش کعب راست تو	
	بگو- یَامُسْتَمْلِکُ
چہ نام دارد- ؟	
کعب چپ توچہ نام دارد؟	بگو- یَامَالِکُ
اے درویش قدم راست	بگو (ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهَا
توچہ نام دارد- ؟	الْاَقْدَامُ) یَامُقَدِّمُ
وقدمِ چپ توچہ نام	بگو (ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ
دارد- ؟	الْکٰفِرِیْنَ- سورہ بقرہ ۳۳ ع ۲ آیتہ) یَامُؤَخِّرُ-
اے درویش کف پائے	
	بگو- ثَرٰی
راست توچہ نام دارد- ؟	
وکف پائے چپ توچہ نام دارد؟	بگو- یَامُتَصَدِّقُ

(تمّت ــــــ تمام شد ــــــ)

	اس کے محافظ ہیں ۔"
اے درویش تیری سیدھی پنڈلی کیا نام رکھتی ہے ؟	کہدے یَا جَالِسُ
اور تیری بائیں پنڈلی کیا نام رکھتی ہے؟	کہہ۔ یَارَاسِخُ
اے درویش تیرے سیدھے ٹخنے کا نام کیا ہے ؟	کہہ۔ یَامُستَمِلكُ
اور تیرے بائیں ٹخنے کا نام کیا ہے؟	کہدے کہ اس کا نام یَا مَالِكُ ہے
اے درویش تیرے سیدھے قدم کا نام کیا ہے ؟	اس کا جواب کہدے "ہم کو ثابت قدم رکھ سیدھے راستے پر اس دن جبکہ دور ہوں گے ۔" یَامُقَدِّمُ
اور تیرا بایاں قدم کیا نام رکھتا ہے؟	اس کے جواب میں بول "اور ثابت قدم رکھ ہم کو اور مدد دے ہم کو اوپر کافروں کے" یَامُؤَخِّرُ
اے درویش تیرے سیدھے پیر کے تلوے کا کیا نام ہے ؟	ثَرٰی
اور تیرے بائیں پیر کے تلوے کا کیا نام ہے؟	یَامُتَصَدِّقُ ہے۔

ختم شد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اوراد و وظائف

ذیل کی تسبیحات کم سے کم یومیہ دس ۱۰ مرتبہ پڑھیں ان کو حضرت بابا فریدؒ نے حضرت نظام الدین محبوب الٰہیؒ کو عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے تم کو اسرارِ الٰہی کے خزانے بخش دیے ہیں۔ ان کے پڑھنے سے تم کو بہت بڑی سعادت حاصل ہوگی۔

۱:- سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ ط وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ ۝

۲:- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِيۡ وَيُمِيۡتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوۡتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ ط بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝

۳:- سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ وَبِحَمۡدِهٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّيۡ مِنۡ كُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ ۝

۴:- سُبۡحَانَ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ ط سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوۡحِ ط

۵:- اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الۡعَظِيۡمَ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَسۡئَلُهُ التَّوۡبَةَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

۶:- اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعۡطَيۡتَ وَلَا مُعۡطِيَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ ۝

۷:- اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيۡعِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ الۡاَحۡيَآءِ مِنۡهُمۡ وَالۡاَمۡوَاتِ ۝

۸:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ الۡمُبِيۡنُ ۝

۹:- اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ السَّمِيۡعِ الۡعَظِيۡمِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ۝ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيۡنِ لا وَاَعُوۡذُ بِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ۝

۱۰:- بِسۡمِ اللّٰهِ خَيۡرِ الۡاَسۡمَآءِ ط بِسۡمِ اللّٰهِ رَبِّ الۡاَرۡضِ وَالسَّمَآءِ ط بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِيۡ لَا يَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَيۡءٌ فِي الۡاَرۡضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ط وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝

نوٹ:- تسبیح ۸ کو فجر کی سنت سے قبل سو مرتبہ اور تسبیح ۳ کو فجر کی سنت کے بعد سو مرتبہ بلاناغہ بہ یوم پڑھیں۔ اس کی اجازت بزرگانِ متاخرین چشت نے بھی دی ہے تاکہ عوام الناس اس کے فیوض و برکات سے مستفید و مستفیض ہو سکیں۔

فقیر:- میر بہادر علی آقبال حسابی غفرلہٗ تبارک